

نماز میں اٹھنے کا مسنون طریقہ

سنت طریقہ ہی کیوں؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ﴾ (البقرة 2: 43)

”نماز قائم کرو۔“

یہ ایک اجمالی حکم ہے۔ اس کی تفصیل کیا ہے؟ نماز کس طرح قائم ہوگی؟ اس اجمال کی تفصیل نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان گرامی میں موجود ہے:

«صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي».

”نماز ایسے پڑھو، جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“

(صحیح البخاری: 88/1، ح: 631)

شیخ الاسلام ثانی، عالم ربانی، علامہ ابن قیم الجوزیہ رحمہ اللہ (691-751ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ لَا يُعْبَدُ إِلَّا بِمَا شَرَعَهُ عَلَى أَلْسِنَةِ رُسُلِهِ، فَإِنَّ الْعِبَادَةَ حَقُّهُ عَلَى عِبَادِهِ، وَحَقُّهُ الَّذِي أَحَقَّهُ هُوَ، وَرَضِيَ بِهِ، وَشَرَعَهُ.

”اللہ تعالیٰ کی عبادت کا صرف وہی طریقہ ہے، جو اس نے اپنے رسولوں کی زبانی بیان کر دیا۔ عبادت بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور اس کا حق وہی ہو

سکتا ہے، جو اس نے خود مقرر کیا ہو، اس پر وہ راضی بھی ہو اور اس کا طریقہ بھی

اس نے خود بیان کیا ہو۔“ (إعلام الموقعین عن رب العالمین: 1/344)

معلوم ہوا کہ عبادت کی قبولیت تب ہوگی، جب اسے سنت طریقے سے سرانجام دیا جائے۔ سنت کا علم صرف ”صحیح“ حدیث کے ذریعے ہوتا ہے۔ جہالت اور عناد کی بنا پر ”صحیح“ احادیث کو چھوڑ کر ”ضعیف“ روایات کے ذریعے عبادات کے طریقے مقرر کرنا جائز نہیں۔ چونکہ نماز بھی ایک عبادت، بلکہ ایسا ستون ہے، جس پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہوتی ہے، لہذا اس کی ادائیگی میں بھی سنت طریقے کو ملحوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

جلسہ استراحت اور تشہد کے بعد کیسے اٹھیں؟

نماز کی پہلی اور تیسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد اگلی رکعت کے لیے اٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر کے لیے اطمینان سے بیٹھنا جلسہ استراحت کہلاتا ہے۔ اس جلسہ کے بعد اور درمیانے تشہد کے بعد اگلی رکعت کے لیے اٹھنا ہوتا ہے۔

اس اٹھنے کا سنت طریقہ جاننا اس تحریر کا بنیادی مقصد ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

دلیل نمبر ①: مشہور تابعی، امام، ایوب سختیانی رحمہ اللہ کا بیان ہے:

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، فَصَلَّى بِنَا فِي مَسْجِدِنَا هَذَا، فَقَالَ: إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ، وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، وَلَكِنْ أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، قَالَ أَيُّوبُ: فَقُلْتُ لِأَبِي قِلَابَةَ: وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ؟ قَالَ: مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا - يَعْنِي عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ - قَالَ

أَيُّوبُ : وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ قَامَ.

”ابو قلابہ (تابعی) نے بتایا: ہمارے پاس سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ہماری مسجد میں ہمیں نماز پڑھائی اور فرمانے لگے: میں تمہارے سامنے نماز پڑھنے لگا ہوں، حالانکہ نماز پڑھنا میرا مقصد نہیں۔ دراصل میں چاہتا ہوں کہ تمہیں یہ بتاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں نے ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی نماز کیسی تھی؟ انہوں نے بتایا: ہمارے شیخ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی طرح۔ عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے، جب دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے، تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹک جاتے، پھر کھڑے ہوتے۔“ (صحیح البخاری: 824)

✽ امام محمد بن ادریس، شافعی رحمۃ اللہ علیہ (150-204 ھ) فرماتے ہیں:

وَبِهَذَا نَأْخُذُ، فَنَأْمُرُ مَنْ قَامَ مِنْ سُجُودٍ، أَوْ جُلُوسٍ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَعْتَمِدَ عَلَى الْأَرْضِ بِيَدَيْهِ مَعًا، اتِّبَاعًا لِلْسُنَّةِ، فَإِنَّ ذَلِكَ أَشْبَهُهُ لِلتَّوَاضُّعِ، وَأَعْوَنُ لِلْمُصَلِّي عَلَى الصَّلَاةِ، وَآخَرَى أَنْ لَا يَنْقَلِبَ، وَلَا يَكَادُ يَنْقَلِبُ، وَأَيُّ قِيَامٍ قَامَهُ سِوَى هَذَا كَرِهْتُهُ لَهُ.

”ہم اسی حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں اور جو شخص نماز میں سجدے یا تشہد سے (اگلی رکعت کے لیے) اٹھے، اسے حکم دیتے ہیں کہ سنت پر عمل کرتے ہوئے وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر ٹیکے۔ یہ عمل عاجزی کے قریب تر ہے، نمازی کے لیے مفید بھی ہے اور گرنے سے بچنے کا ذریعہ بھی

ہے۔ اس کے علاوہ اٹھنے کی کوئی بھی صورت میرے نزدیک مکروہ ہے۔“

(کتاب الأم: 101/1)

اس حدیث پر سید الفقہاء، امیر المؤمنین فی الحدیث، امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ (194-256 ھ) نے یہ باب قائم فرمایا ہے:

بَابُ ؛ كَيْفَ يَعْتَمِدُ عَلَى الْأَرْضِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ .

”اس بات کا بیان کہ نمازی (پہلی اور تیسری) رکعت سے اٹھتے ہوئے زمین کا سہارا کیسے لے گا۔“

شراح صحیح بخاری، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (773-852 ھ) امام بخاری رحمہ اللہ کی مراد واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَالْغَرَضُ مِنْهُ هُنَا ذِكْرُ الْإِعْتِمَادِ عَلَى الْأَرْضِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ السُّجُودِ أَوْ الْجُلُوسِ .

”امام بخاری رحمہ اللہ کی مراد یہ ہے کہ سجدے اور تشهد سے اٹھتے ہوئے ہاتھوں کو زمین پر ٹیکنا چاہیے۔“ (فتح الباری شرح صحیح البخاری: 303/2)

دلیل نمبر ② : ازرق بن قیس تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ، وَيَعْتَمِدُ عَلَى يَدَيْهِ .

”میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز میں اٹھتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کا سہارا لیتے ہوئے دیکھا۔“ (مصنف ابن أبي شيبة: 394/1، وسنده صحيح)

دلیل نمبر ③ : خالد بن مهران حذا بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ أَبَا قَلَابَةَ وَالْحَسَنَ يَعْتَمِدَانِ عَلَى أَيْدِيهِمَا فِي الصَّلَاةِ .

”میں نے ابو قلابہ اور حسن بصری رحمہما اللہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں (اگلی رکعت کے لیے اٹھتے وقت) اپنے دونوں ہاتھوں کا سہارا لیتے تھے۔“

(مصنف ابن أبي شيبة: 395/1، وسنده صحيح إن صحّ سماع عبادة بن العوام من خالد)

گھٹنوں کے بل اٹھنے کا طریقہ !

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں دو سجدوں اور تشہد کے بعد اگلی رکعت کے لیے گھٹنوں کے بل اٹھنا چاہیے۔ آئیے اختصار کے ساتھ ان کے دلائل کا علمی و تحقیقی جائزہ لیتے ہیں؛

روایت نمبر ① : سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی نماز میں اٹھتے وقت اپنے ہاتھوں کا سہارا لے۔“ (مسند الإمام أحمد: 147/2، سنن أبي داود: 992)

تبصرہ :

یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ ”شاذ“ ہے۔ امام عبد الرزاق رحمہ اللہ سے بیان کرنے میں محمد بن عبد الملک غزال کو غلطی لگی ہے۔ اس نے کئی ثقہ و اوثق راویوں کی مخالفت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں۔

اسی لیے حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ”ضعیف“ اور ”شاذ“ قرار دیا ہے۔ امام بیہقی رحمہ اللہ (384-458ھ) اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَهَذَا خَطَأٌ لِمُخَالَفَتِهِ سَائِرَ الرُّوَاةِ، وَكَيْفَ يَكُونُ صَحِيحًا؟

”یہ غلطی ہے، کیونکہ اس بیان میں محمد بن عبد الملک نے باقی تمام راویوں کی

مخالفت کی ہے۔ یہ صحیح کیسے ہو سکتی ہے؟“ (معرفة السنن والآثار: 43/3)

اس بات پر کئی قوی شواہد موجود ہیں کہ اس بیان میں محمد بن عبد الملک غزال کو وہم ہوا ہے، ملاحظہ فرمائیں؛

① امام عبد الرزاق رحمہ اللہ سے امام احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن شبویہ، محمد بن رافع، محمد بن سہل عسکر، حسن بن مہدی اور احمد بن یوسف سلمی نے یہ روایت ان الفاظ میں بیان کی ہے:

نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَعْتَمِدَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى .

”نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی نماز میں بیٹھے ہوئے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے۔“

② سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک حدیث یوں بیان کی ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى رَجُلًا، وَهُوَ جَالِسٌ، مُعْتَمِدًا عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ، وَقَالَ: «إِنَّهَا صَلَاةُ الْيَهُودِ» .

”نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں بائیں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھنے سے منع کیا اور فرمایا: یہ تو یہود کی نماز ہے۔“ (المستدرک علی الصحيحین

للحاكم: 272/1، السنن الكبرى للبيهقي: 2/136، وسنده صحيح)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ”امام بخاری و مسلم رحمہما کی شرط پر صحیح“ قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

③ نافع تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

رَأَى عَبْدُ اللَّهِ رَجُلًا يُصَلِّي، سَاقِطًا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، مُتَكِنًا عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى، فَقَالَ: لَا تُصَلِّ هَكَذَا، إِنَّمَا يَجْلِسُ هَكَذَا الَّذِينَ يُعَدُّونَ.

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے گھٹنوں کے بل گرا ہوا تھا اور اس نے اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ انہوں نے اسے فرمایا: ایسے نماز نہ پڑھو۔ اس طرح تو وہ لوگ بیٹھتے ہیں، جن کو سزا دی جا رہی ہو۔“ (السنن الکبریٰ للبیہقی: 136/2، وسندہ حسن)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ان بیانات سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ محمد بن عبد الملک نے مذکورہ روایت بیان کرتے ہوئے غلطی کی ہے، لہذا ثقہ واثق راویوں کی بیان کردہ صحیح حدیث ہی قابل عمل ہے، نہ کہ ایک راوی کا وہم۔

روایت نمبر ② : سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ.

”میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ جب سجدہ کرتے، تو اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب اٹھتے، تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے۔“ (سنن أبي داود: 828، سنن النسائي: 1090، سنن الترمذي:

268، وصححه، سنن ابن ماجه: 883، وصححه ابن خزيمة: 629، وابن

حبّان: 1909)

تبصرہ :

اس کی سند ”ضعیف“ ہے، کیونکہ اس میں شریک بن عبد اللہ قاضی ”مدلس“ راوی ہیں، انہوں نے اپنے شیخ سے سماع کی صراحت نہیں کی۔

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ (السنن الکبریٰ: 2/100)

روایت نمبر ③ : سیدنا وائل بن حجر رحمہ اللہ ہی سے مروی ہے:

وَإِذَا نَهَضَ؛ نَهَضَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَاعْتَمَدَ عَلَى فِخْذِيهِ .

”نبی اکرم ﷺ جب اٹھتے، تو گھٹنوں کے بل اٹھتے اور اپنی رانوں کا سہارا

لیتے تھے۔“ (سنن أبي داود: 736، 839)

تبصرہ :

اس روایت کی سند ”انقطاع“ کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے۔ اس کے راوی عبد الجبار بن وائل نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

حَدِيثٌ ضَعِيفٌ، لِأَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ بْنَ وَائِلٍ؛ اتَّفَقَ الْحُفَّاظُ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا، وَلَمْ يُدْرِكْهُ .

”یہ حدیث ضعیف ہے، کیونکہ محدثین کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عبد

الجبار بن وائل نے اپنے والد سے کوئی بھی حدیث نہیں سنی، نہ ہی اس کی اپنے

والد سے (سن شعور میں) ملاقات ہے۔“ (المجموع شرح المہذب: 3/446)

اس کی ایک متابعت بھی موجود ہے۔ (سنن أبي داود: 839، مراسیل أبي داود: 42)

لیکن یہ روایت بھی دو وجہ سے ”ضعیف“ ہے:

① کلب بن شہاب تابعی ڈائریکٹ نبی اکرم ﷺ سے بیان کر رہے ہیں،

لہذا یہ ”مرسل“ ہے اور ”مرسل“ روایت ”ضعیف“ ہی کی ایک قسم ہے۔
 ② شقیق، ابوليث راوی ”مجهول“ ہے۔

اسے امام طحاوی حنفی (شرح معانی الآثار: 255/1)، حافظ ذہبی (میزان الاعتدال: 279/2) اور حافظ ابن حجر (تقریب التہذیب: 2819) رحمہ اللہ نے ”مجهول“ قرار دیا ہے۔
 لہذا اس متابعت کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

روایت نمبر ④ : سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ؛ إِذَا نَهَضَ الرَّجُلُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، أَنْ لَا يَعْتَمِدَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ.

”یہ سنت طریقہ ہے کہ فرض نماز میں جب آدمی پہلی دو رکعتوں کے بعد اٹھے، تو زمین پر ہاتھ نہ ٹیکے۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ بوڑھا ہو اور اس طرح اٹھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔“ (مصنف ابن أبي شيبة: 394/1، 395)

تبصرہ :

اس کی سند ”ضعیف“ ہے، کیونکہ اس کا راوی عبد الرحمن بن اسحاق کوئی جمہور محدثین کرام کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

(تقریب التہذیب: 198، فتح الباری: 523/13)

حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) لکھتے ہیں:

وَهُوَ ضَعِيفٌ بِالِاتِّفَاقِ.

”اس راوی کے ضعیف ہونے پر محدثین کرام کا اتفاق ہے۔“

(شرح صحیح مسلم: 1/173)

یہ ”منکر الحدیث“ راوی ہے، لہذا یہ روایت ”ضعیف“ ہے۔

روایت نمبر ⑤ : ابراہیم بن یزید نخعی تابعی رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ شَيْخًا كَبِيرًا أَوْ مَرِيضًا.

”وہ بوڑھے یا مریض کے علاوہ ہاتھوں کو زمین پر ٹیک کر اٹھنے کو مکروہ سمجھتے

تھے۔“ (مصنف ابن أبي شيبة: 395/1)

تبصرہ :

اس قول کی سند ”ضعیف“ ہے، کیونکہ ہشیم بن بشیر واسطی ”مدلس“ ہیں اور انہوں نے سماع کی تصریح نہیں کی۔ ویسے بھی یہ قول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح و صریح فرمانِ گرامی اور صحابی رسول، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قیمتی عمل کے خلاف ہے، لہذا ناقابل التفات ہے۔

الحاصل :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جلسہ استراحت یا تشہد کے بعد اگلی رکعت کے لیے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کا سہارا لے کر اٹھتے تھے۔ صحابی رسول سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں یہی طریقہ اختیار کرتے تھے۔ پھر سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بھی اسے نبوی طریقہ قرار دیا ہے۔ تابعین کرام نے ان سے یہ سنت سیکھ کر آگے منتقل کی۔ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابو قلابہ رضی اللہ عنہ بھی اسی سنت کے قائل و فاعل تھے۔ ائمہ حدیث نے سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے یہی سمجھا، سمجھایا ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے۔